Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۴	۱۶ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش	۱۸ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ	۱۶ اگست ۱۹۴۶ء	نمبر ۱۹۱

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۵ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت سر اور کانوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ و بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

قادیان ۱۵ ماہ ظہور۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے اصل مرض میں کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہوا البتہ بعض اوقات طبیعت گر جاتی ہے۔ احباب دعائے صحت فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کارخانہ کشید روغن اور بلاد مشرقی کے ساتھ تجارت کرنیوالی کمپنی کے قیام کی تجویز

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

کارخانہ کشید روغن کی نسبت میں پہلے اعلان کر چکا ہوں۔ اس کے متعلق سلسلہ اور دوسرے دوستوں کی طرف سے آٹھ لاکھ کے حصص خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے۔ چونکہ بہ ظاہر حالات پہلے صرف پانچ لاکھ روپے کے حصص فروخت کرنے کی امید کی جاتی ہے۔ گو اصل فیصلہ تو جب کمپنی بنیگی وہ کریگی۔ مگر جس حد تک اس وقت کام کرنے کا ارادہ ہے۔ اس سے یہی اندازہ ہے کہ شروع میں کمپنی پانچ لاکھ کے قریب کے حصے فروخت کریگی۔ جنہیں بڑھا کر بیس لاکھ تک پہنچایا جائیگا۔

چونکہ اس کمپنی کی تجویز کرنے والوں نے پانچ لاکھ سے تین لاکھ کے حصے خود خریدنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس لئے باقی دوستوں کے لئے غالباً دو لاکھ کے قریب کے حصص رہ جائینگے۔ اور بہت سے دوست یا محروم رہ جائینگے۔ یا انکے مطلوبہ حصہ کا چوتھا حصہ یا تہائی حصہ انہیں مل سکیگا۔

اس دوران میں ایک اور کمپنی کے اجرا کی سلسلہ کیطرف سے تجویز ہونے والی ہے۔ یہ کمپنی غالباً دس یا پندرہ لاکھ کے سرمایہ سے رجسٹرڈ ہوگی اور شروع میں ایک یا دو لاکھ کا مطالبہ کیا جائیگا۔ اس کمپنی کی غرض مشرقی بلاد کے ساتھ ہندوستان کے تجارتی تعلقات کو مضبوط کرنا ہے۔ اس وقت ان ممالک کے ساتھ تجارت کے غیر معمولی مواقع ہیں۔ گو جنگ کی وجہ سے قانونی مشکلات ہیں۔ مگر جو حالات ہمارے مبلغوں اور تجارتی نمائندوں کے ذریعہ سے پہنچ رہے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت وسیع مواقع پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس تجارت کا اس قدر فائدہ ہو سکتا ہے۔ کہ تبلیغ کے راستے پہلے سے بہت زیادہ کھل جائیں۔ پس یہ تجارت کی تجارت ہوگی اور تبلیغ کی تبلیغ۔ میرا اور میرے متعلقین کا ارادہ ہے کہ اس ثواب میں شامل ہونے کے لئے پندرہ بیس فی صدی تک کے حصے ہم خریدیں۔ کچھ حصے سلسلہ بھی خریدے گا۔ اور غالباً اس کمپنی کا انتظام کرنے والے مل کر پچاس پچپن فی صدی حصے اس کمپنی کے خریدینگے۔ باقی کوئی پینتالیس فیصدی حصوں کو دوسرے لوگوں کے خریدنے کیلئے پیش کیا جائیگا۔ جو اندازہ سے اس وقت اس بارہ میں

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر

لگائے گئے ہیں۔ اگر وہ درست نکلیں تو دس پندرہ فی صدی نفع اس کمپنی میں سے انشاء اللہ ضرور آسکے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اور سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی عظیم الشان بنیاد الگ پڑے گی۔ گو کمپنی جب لمیٹڈ کرائی جائیگی۔ اسی وقت اس کا پراسپیکٹس شائع ہوگا۔ اور اسی وقت اس کے حصص کی فروخت کا اعلان کیا جائے گا۔ لیکن میں اس نیت سے کہ جماعت کو اس بارہ میں توجہ پیدا ہو جائے۔ اور معلوم ہو جائے کہ کس حد تک احباب اس کام میں حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ یہ اعلان کر رہا ہوں۔ پس جو دوست اس کمپنی میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ ناظم تجارت دفتر تحریک جدید کو اپنے ارادہ سے اطلاع دیں۔ اور اندازاً بتا دیں۔ کہ کس حد تک وہ اس کمپنی میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تا ان کے نام اور رقم کو نوٹ کر لیا جائے۔

یہ امر بھی احباب یاد رکھیں کہ کمپنیوں کا اصل سرمایہ طلب کردہ سرمایہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً یہی کمپنی غالباً دس پندرہ لاکھ کے سرمایہ کی حد بندی کے ساتھ لمیٹڈ کروائی جائے گی۔ لیکن مانگا شروع میں صرف ایک لاکھ سے دو لاکھ تک جائے گا۔ لیکن آئندہ جو حصص فروخت ہوں گے۔ وہ اپنے پہلے حصہ کے مطابق پہلے خریداروں کو دے دیئے جائیں گے۔ اور اگر انہوں نے نہ لئے۔ تو پھر دوسروں میں فروخت کئے جائیں گے۔ یہ ایک عام قاعدہ ہے۔ جو سب کمپنیوں میں رائج ہے۔ اس لئے جن لوگوں کو شروع میں حصہ ملے گا۔ انہیں نئے حصے نکلنے پر اور زیادہ حصے خریدنے کا پہلا حق ہوگا۔ مثلاً اگر کسی نے ایک لاکھ میں سے ایک ہزار کے حصے خریدے۔ تو پندرہ لاکھ تک ہر لاکھ میں سے ایک ہزار کے مزید حصے خریدنے کا اسے حق حاصل ہوگا۔ وہ مجبور نہ ہوگا کہ ضرور خریدے۔ لیکن اگر نفع مند دیکھ کر خریدنا چاہے۔ تو دوسروں سے اس کا حق اپنے حصہ کی نسبت کے مطابق مقدم ہوگا۔ پس جو دوست شروع میں حصہ دار ہو جائینگے۔ آئندہ ان کا ایک حق قائم ہو جائے گا۔

اللہ تعالے سے دعا ہے۔ کہ وہ اس کام کے لئے اگر سلسلہ اور افراد سلسلہ کے لئے مفید ہو۔ برکت ڈالے۔ اور اس کے لئے آسانیاں بہم پہنچا دے۔ اور اگر مضر ہو۔ تو اس کے راستہ میں روک ڈال دے۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد

سالانہ اجتماع ۱۳۲۵ھش

۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۲۵ھش

مجالس خدام الاحمدیہ کو اخبار الفضل اور مرکز سے براہ راست خطوط کے ذریعہ مجلس کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کی تاریخوں کا علم ہو چکا ہوگا۔ اور مجالس نے اس میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دی ہوگی۔

اجتماع کے موقع پر مختلف مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی قابلیتوں سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مجالس متعلقہ نے سارا سال کہاں تک پروگرام پر عمل کیا ہے۔ اگر علمی۔ اخلاقی اور ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والے اچھی تیاری کے ساتھ شامل ہوں۔ تو یہی کہا جائیگا۔ کہ مجالس نے ان امور کی طرف خاص توجہ دی ہے۔ اور وہ مقصد جس کی تربیت کے لئے یہ اجتماع منعقد کیا جاتا ہے۔ کسی حد تک حاصل ہو گیا ہے۔ ورنہ اس امر کا کوئی فائدہ نہیں۔ کہ ہم صرف تین دن کام کریں۔ اور سارا سال خاموش بیٹھے رہیں۔ جب تک کسی سبق کو دہرایا اور بار بار دہرایا نہ جائے گا۔ وہ پوری طرح ذہن نشین نہ ہوگا۔

اس اجتماع کے پروگرام میں حصہ لینے کے لئے ہر مجلس کی نمائندگی ضروری قرار دی گئی ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ مجالس کے نمائندے یہاں آکر وہ پروگرام دیکھیں۔ سیکھیں اور پھر اپنے ہاں جا کر اسی قسم کا اجتماع کرائیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے جب ریلی کے طریق پر اجتماع کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اس وقت فرمایا:۔

"میرے نزدیک اس قسم کی ریلی میں یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ سارے خدام آئیں۔ بلکہ ان کے نمائندے ہی ایسے موقعہ پر آنے چاہئیں۔ ہاں اگر کوئی شخص شوق سے آنا چاہے۔ تو اسے آنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ ...... ان نمائندوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ یہاں کی کارروائی کو نوٹ کریں۔ اور اپنی اپنی مجالس میں اسی لائن پر خدام الاحمدیہ کا اجتماع کریں۔ ...... عام ریلی کے سلسلہ میں قادیان والوں کو لازماً حاضر ہونا چاہیئے۔ ......

.... اس (ریلی) میں قادیان کے سب لوگوں کو حاضر ہونا چاہیئے۔ مگر باہر سے صرف نمائندے بلائے جائیں۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنے شوق سے آنا چاہے تو اس کے لئے شامل ہونے کا دروازہ کھلا رکھنا چاہیئے۔"

حضور کی مندرجہ بالا ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجالس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے پوری تیاری شروع کریں۔ مرکز کی طرف سے نمائندگان کیلئے ایک تعداد مقرر ہے یعنی ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ ہونا چاہیئے۔ مثلاً اگر کسی مجلس کے اراکین کی تعداد چالیس اور ساٹھ کے درمیان ہے۔ تو اس مجلس سے کم از کم تین نمائندے آنے ضروری ہیں۔ چالیس پر دو اور بقیہ بیس کی کسر پر ایک۔

نمائندے مجالس کی طرف سے نامزد نہ ہوں۔ بلکہ ان کا انتخاب ہو۔ مجلس عاملہ مقامی اپنے اجلاس میں نمائندے منتخب کرے۔ اور انکی اطلاع مرکز کو دے۔ ہر مجلس کی طرف سے نمائندگان کے علاوہ دوسرے اراکین بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے تاوہ براہ راست اجتماع کی تربیت سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اس اجتماع میں ہمیں کئی قسم کے سبق ملتے ہیں جماعت کی طرف سے آئندہ سپرد ہونے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی تربیت ہوتی ہے۔ ہم اس اجتماع میں آئندہ سال کے لئے اپنا صدر منتخب کرتے ہیں۔ مجلس کی بہتری اور ترقی کے لئے مفید ذرائع پر غور اور مشورہ کرتے ہیں۔ اس اجتماع میں اسلامی اخلاق سکھائے جاتے ہیں۔ فرائض کی ادائیگی کی تربیت دی جاتی ہے۔ علمی مقابلے ہوتے ہیں۔ ورزشی مقابلے ہوتے ہیں۔ ذہانت کو تیز کرنے کے طریق بتائے جاتے ہیں۔ ہم اپنی مشکلات پر "تلقین عمل" کے اجلاس میں غور کرتے ہیں۔ ہمارے دوسرے بھائی ہمیں ان مشکلات کو دور کرنے کی تجاویز اپنے تجربات کی روشنی میں بتاتے ہیں۔ غرض یہ اجتماع ہر پہلو کے لحاظ سے ہمارے لئے مفید ہے۔

اس اجتماع کی تیاری کے لئے مرکز کو بعض نہایت ضروری معلومات کی ضرورت ہے۔ مجالس ان کے متعلق بروقت اطلاعات ارسال کریں۔ یہ اطلاعات ہر شق کے متعلق علیحدہ کاغذ پر ہونی چاہئیں مطلوبہ اطلاعات کی فہرست اور دفتر مرکزیہ میں ان کے پہنچنے کی آخری تاریخ درج ہے۔ مجالس اس کے مطابق اطلاع بھجوا دیں۔

(۱) صدارت کے لئے نام	یکم ستمبر ۱۹۴۶ء
(۲) شوریٰ کے لئے تجاویز	یکم ستمبر ۱۹۴۶ء
(۳) تلقین عمل کے لئے مقامی مشکلات	۱۵ ستمبر ۱۹۴۶ء
(۴) نمائندگان کی فہرست	یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء
(۵) مختلف مقابلوں میں شامل ہونیوالوں کی فہرست	یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء

فرسٹ ایڈ کے مظاہرہ میں شامل ہونے والے حزب کی فہرست یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء

مندرجہ بالا فہرست کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بھی شائع کی جائے گی۔ ضروری نوٹ:۔ مجالس آج کل اجتماع سے متعلق شائع ہونے والے اعلانات کا بغور مطالعہ کیا کریں۔ انکی پوری اور بروقت تعمیل ہی اجتماع کو پورے طور پر کامیاب بنا سکیگی۔

(منتظم سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

362

دُنیا کے امن کے لئے شدید خطرات

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد لنڈن

(۱)

جنگ کو ختم ہوئے پورا ایک سال ہو گیا ہے۔ لیکن سیاسیات عالم کے دھندلکے میں امن ابھی دور سے بھی دکھائی نہیں دیتا۔ برخلاف اس کے تیسری جنگ کا خطرہ واضح ہوتا جاتا ہے۔ اقوام عالم کے درمیان باہم سمجھوتہ نظر نہیں آتا۔ نہ صرف باہم متحارب اقوام میں بلکہ ان اقوام میں بھی جو دوران جنگ میں آپس میں متحد تھیں۔ انشقاق و افتراق پیدا ہو رہا ہے روس اور برطانیہ کا آپس میں بیر تو جنگ سے پہلے سے چلا آتا ہے۔ لیکن جنگ کے دنوں میں ان دو طاقتوں کے متحد ہو جانے سے یہ خیال کیا جانے لگا تھا۔ کہ شائد ان کا یہ اتحاد محض عارضی نہ ہو۔ موجودہ حالات اس خیال کو باطل ثابت کرتے ہیں۔ روس کی پالیسی جس میں ضد اور ہٹ دھرمی اور کبھی بدعہدی اور فریب پُر مکر چال کو بھی دخل ہوتا ہے۔ کسی صورت میں بھی برطانیہ کو منظور نہیں۔ ان دو اقوام کے درمیان اس وقت تک مستقل صلح ہو نہیں سکتی۔ جب تک روس اپنے طریق کار میں راستی اور دیانت داری پیدا نہ کرے۔ اور یا پھر برطانیہ غلاموں کی طرح اس کا مطیع ہو جائے۔

جنگ نے جہاں دیگر اقوام کو کمزور اور نڈھال کر دیا ہے۔ وہاں روس کی طاقت میں اضافہ کا باعث بنی ہے۔ اور آج روس نہ صرف ایک زبردست طاقت ہے بلکہ ایک خطرہ ہے۔ دنیا بھر کے امن کے لئے لنڈن کا ایک اخبار "سنڈے ڈیسپیچ" روس کے خطرہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"روس کے پاس ایک ایسا خوفناک ہتھیار ہے۔ جس کا بدل نہ امریکہ کے پاس ہے۔ اور نہ برطانیہ کے پاس۔ امن عالم کے لئے یہ جمع شدہ خطرہ کوئی بم۔ راکٹ یا جنگی ہتھیار نہیں۔ بلکہ یہ مجموعہ ہائے وسیع کی ذہنی کیفیت ہے جسے (خاص لائنوں پر) تیار کیا گیا ہے۔ . . . . روس میں لوگ پریس اور ریڈیو کے ذریعہ تصویر کا ایک رخ ہی سن یا دیکھ سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ روسی حکومت ہی کامل حکومت ہے۔ انہیں روزانہ یہ بتایا جا رہا ہے۔ کہ محض برطانوی اور امریکن امپیریل ازم ہی امن کے راستہ میں روک بن رہی ہے۔ یہ چیز اپنے جمیع خطرہ کے ساتھ دنیا کے امن کے لئے اتنی ہی خوفناک ہے جتنا کہ خود ایٹم بم" (۱۶ جون)

آرچ بشپ آف کنٹربری نے روس کی پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"لوگوں نے نازی ازم کو بہت دیر تک برداشت کیا۔ روسی پالیسی کے بعض حصوں کو برداشت کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ وہ انسان کے فطرتی حقوق کو تباہ کرتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ پالیسی قابل برداشت ہو جائے۔ قبل اس کے کہ یہ برداشت کی حد سے باہر ہو جائے۔"

(ڈیلی ٹیلیگراف ۳۰ جولائی)

(۲)

دوسرا خطرہ دنیا کے امن کے لئے جرمنی ہے بے شک جرمنی تباہ ہو چکا ہے۔ بے شک جرمن قوم بالکل غیر مسلح ہے۔ اور اس ملک کے کارخانے نہ کوئی سامان جنگ تیار کرتے ہیں۔ اور نہ اس کے لوگوں کے اندر اتنی جسمانی طاقت ہے۔ کہ وہ کسی کو کوئی گزند بھی پہنچا سکیں۔ لیکن ایک آگ ہے۔ جو ان لوگوں کے دلوں میں سلگ رہی ہے سلگ نہیں رہی بلکہ سلگائی جا رہی ہے اور وہ نفرت اور غصہ کی آگ ہے۔ کہ جس کے نتیجہ میں ہی جنگ کی آگ پیدا ہوا کرتی ہے۔ جرمنی کی خوراک کی حالت کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے ایک اخبار نے اپنا ایک خاص نمائندہ وہاں بھجوایا۔ تا وہ اصل حالات کا مطالعہ کرے اور پھر اخبار کے ذریعہ انہیں بیرونی دنیا تک پہنچائے۔ اس نمائندے نے تین مضامین میں وہاں کے لوگوں کی حالت کا دردناک نقشہ کھینچا۔ اور سب سے خطرناک بات جو اس نے لکھی وہ یہ تھی کہ جرمنوں کے دلوں میں اس سلوک کے نتیجہ میں برطانیہ سے دشمنی اور نفرت کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ کہ برطانیہ جرمنوں کو ڈیموکریسی سے متنفر کر رہا ہے۔ جرمنوں کو برطانوی لوگوں سے نصف سے بھی قلیل راشن ملتا ہے۔ اور برطانوی فوجیوں کی بیویوں کے لئے مکان خالی کرائے جا رہے ہیں وجوہات خواہ کچھ ہوں، برطانیہ خواہ کتنا ہی مجبور کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ بھوکے اور بے خانماں جرمن ان معاملات میں زیادہ گہرا غور نہیں کر سکتے۔ وہ ظاہر پر قیاس کر کے ایک نتیجہ پر پہنچ جائیں گے۔ کہ ان پر ظلم ہو رہا ہے۔ یہ بات انہیں نازی ازم سے نفرت نہیں دلا سکتی۔ جس کے دور میں انہیں کھانے پینے اور پہننے کو سب کچھ ملتا تھا۔ ایک اور تکلیف دہ صورت یہ ہے کہ پانچ لاکھ جرمن جنگی قیدی ابھی تک برطانیہ میں موجود ہیں اور ان سے کام لیا جاتا ہے۔ نہیں معلوم کہ اس بارہ میں برطانیہ کو کیا مجبوری ہے ابھی تک جنگی قیدی واپس نہیں کئے گئے بھلا اس سے زیادہ ناقابل فہم طریق کار اور کیا ہو گا۔ کہ جرمنی جسے اپنے ملک میں کام کرنے والوں کی اشد ضرورت ہے اسے اس کے اپنے افراد سے "جنگی قیدیوں" کے نام کی آڑ میں محروم کیا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں ایک اخبار میں زبردست احتجاج شائع ہوا تھا۔ کہ جلدی ان قیدیوں کو جرمنی واپس بھیجا جائے۔

(۳)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۵ء میں بروقت یہ تنبیہ فرمائی تھی کہ مفتوح اقوام سے نیک سلوک کر کے ان کے قلوب کو فتح کرنے سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے۔ وگرنہ اگر ان پر ناجائز ظلم کیا گیا تو جلد یا بدیر اس کا نتیجہ ایک تیسری جنگ کی صورت میں رونما ہو کر رہے گا۔ موجودہ حالات سرعت کے ساتھ نہایت نازک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ اور اس کا احساس مدبرین اور سیاستدانوں کو بھی ہے۔ نیورمبرگ (جرمنی) میں چار ماہ سے وہ مشہور و معروف مقدمہ چل رہا ہے۔ جس میں جرمنی کے سابق لیڈران جنگی مجرمین کی حیثیت میں پیش ہیں۔ امریکن وکیل جسٹس رابرٹ۔ ایچ جیکسن نے اس مقدمہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا "گزشتہ دو عالمگیر جنگوں میں جتنے افراد مارے گئے ہیں۔ ان کی تعداد ان تمام فوجوں کی مجموعی تعداد سے زیادہ ہے۔ جو پرانے اور وسطی زمانوں کی لڑائیوں میں لڑتی رہیں۔ پہلے کسی بھی نصف صدی کا عرصہ ایسا نہیں گزرا۔ جس میں اس وسیع پیمانہ پر خون خرابہ ہوا ہو۔ ایسے مظالم ڈھائے گئے ہوں۔ ایسے بے دردی کے کارنامے ہوئے ہوں۔ لوگوں کو اس طرح غلام بنایا گیا ہو کہ اقلیتوں کو اس طرح نیست و نابود کر دیا گیا ہو۔ . . . . اگر ہم ان وحشیانہ واقعات کے اسباب کو دور کر کے ان کے تکرار کو روک نہیں سکتے۔ تو یہ پیشگوئی کرنا غیر ذمہ دارانہ نہ ہو گا۔ کہ بیسویں صدی میں ہی اس تمدن کی تباہی آ جائے گی۔" (ڈیلی میل ۲۰ جولائی)

اب سوال یہ ہے کہ یہ اسباب کیا ہیں جن کو دور کرنا چاہیئے۔ یقیناً یہ دلوں میں پیدا ہو کر پرورش پانے والی کدورت اور جذبات تنفر ہیں۔ جن کو محبت اور نرمی کے طریق سے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ یہ نازی لیڈران ایک وقت قوم کے "دیوتا" تھے۔ وہ قوم آج بھی زندہ ہے مری نہیں۔ اگر ان کی وحشیانہ حرکات کی پاداش میں ان سے بھی وحشیانہ سلوک کیا گیا۔ تو یقیناً اس کا نقصان فائدہ کی نسبت زیادہ ہو گا۔ یہ سارے ملزمین اتحادیوں کے قبضہ میں ہیں۔ ان کو زندہ رکھ کر بھی ان کے گزند سے محفوظ رہا جا سکتا ہے بصورت دیگر ان سے سختی کا سلوک جرمن قوم کے ایک طبقہ کے دلوں میں انتقام کی آگ شعلہ زن کرنے کا باعث ہو گا۔ اور پھر یہ آگ ساری قوم کو مشتعل کر کے کسی نہ کسی دن خطرناک صورت پیدا کرے گی جس پر کسی کو قابو نہ ہو گا۔

(۴)

افسوس کہ نیورمبرگ کے مقدمہ میں شروع سے ہی عموماً اور اب تو بالخصوص اس امر پر زور دیا جا رہا ہے کہ ان جنگی مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ ہمارے نزدیک ان سے وہ سلوک کرنا چاہیئے۔ جو دنیا کے لئے بہتر ہو۔ نہ وہ جو ان چند وجودوں کو تکلیف میں ڈالے۔ برطانوی اور امریکن وکلاء نے پُر زور الفاظ میں ان کے لئے موت کا فیصلہ طلب کیا۔ فرانسیسی وکیل نے بھی اس کی تائید کی۔ اور انہیں اپنے "جرائم کا سایہ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ "ان میں سے جو کم سے کم مجرم ہے۔ اس کی سزا بھی موت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹریبونل سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ "انہیں سختی سے یا بغیر رحم کے مارنا چاہیئے۔" (ڈیلی ٹیلیگراف ۳۰ جولائی)

یہی طریق روسی وکیل نے اختیار کیا۔ گویا کہ سب یک زبان "بے رحمانہ موت" کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

اس موقع پر لارڈ بیوراج نے نہایت دانشمندی کا مشورہ دیتے ہوئے کہا:۔ "ہمیں مظالم کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اور انتقام کے خیال کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ جلد یا بدیر ہمیں سوشل انصاف اور عفو و درگذر کو کام میں لانا چاہیئے۔" (سنڈے ڈیسپیچ ۴ اگست) مسٹر بائرنز امریکن سکرٹری آف سٹیٹ نے کہا۔ "کیا جرمنی کی فوجی طاقت کو پھر موقعہ دیا جائیگا۔ کہ ہم اس امن کے قائل نہیں جو انتقام پر مبنی ہو۔ اگر ہم رعایت اور رحم کو کام میں لائیں۔ تو جو ہمارے دشمن ہیں۔ ہمارے دوست بن سکتے ہیں۔" (ڈیلی ٹیلیگراف - ۱۶ جولائی ۱۹۴۶ء)

(۵)

آج کل ایک صلح کانفرنس پیرس میں منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کوئی معمولی کانفرنس نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کی امیدوں کا انحصار اس کانفرنس میں ہونے والے فیصلہ جات پر ہے۔ یہاں ہی آئندہ امن کی بنیاد رکھی جائیگی۔ یا تیسری جنگ کا بیج بویا جائیگا۔ اکیس اقوام عالم کا یہ اجلاس نہایت نازک معاملات کو زیر بحث لا رہا ہے۔ اس کانفرنس کے بعض ممبران صاف دل نہیں ہیں۔ بعض اپنی پالیسی پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ بعض ضد سے اپنے ناجائز مطالبات منوانا چاہتے ہیں۔ بعض انتقام کی آگ میں مفتوح دشمن کو جلا دینے کا تہیہ کئے بیٹھے ہیں۔ اس کانفرنس کا ایک افسوسناک پہلو یہ ہے۔ کہ اس میں نہ جرمنی کو نمائندگی دی گئی ہے۔ اور نہ جاپان کو۔ حالانکہ مغرب میں جرمنی اور مشرق میں جاپان زبردست طاقتیں تھیں۔ کیا ساری کی ساری جرمنی قوم اور ساری کی ساری جاپانی قوم بری تھی۔ نہیں ایک حصہ خراب تھا۔ اور دوسرا حصہ اچھا تھا۔ اب جبکہ برے عنصر پر قابو پا لیا گیا ہے۔ کیا وجہ اچھے عنصر کو کانفرنس میں شامل نہیں کیا گیا۔ نہ صرف یہ بلکہ جرمنی اور جاپان کے مسائل کو ایجنڈا میں بھی شامل نہیں کیا۔ یہ صورت حالات تشویشناک ہے۔ انگلستان کے بعض اخبارات نے اس "عدم شمولیت" کو فکر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ "نیوز کرانیکل" لکھتا ہے۔ "پیرس کانفرنس جس کے لئے "صلح کانفرنس" کا لفظ استعمال کرنا بڑھی ہوئی خوش فہمی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ کانفرنس کل دو اہم "غیر حاضریوں" کے ساتھ شروع ہوئی۔ ایک غیر حاضری مسٹر بیون کی ہے۔ جو آخری لمحہ بیمار ہو گئے۔ اور ان کی جگہ وزیر اعظم کو برطانوی وفد کی امارت کے لئے جانا پڑا۔ دوسری غیر حاضری جرمنی کی ہے۔" (۲۹ جولائی)

یہی اخبار لکھتا ہے:۔ "جرمنی یورپ میں دائمی امن کے قیام کا فیصلہ کرنے کے لئے بطور مرکز کے ہے۔" اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے:۔ "یہ صلح کانفرنس ہرگز صلح کانفرنس نہیں ہے.... جرمنی کی شمولیت کے بغیر یورپ کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کی کوشش کرنا ایسا ہی ہے جیسے پرنس آف ڈنمارک (شیکسپیر کا ایک ڈرامہ) کو ہملٹ (کھیل کا ہیرو) کے بغیر دکھانا" (۲۹ جولائی) "ٹائیمز" لکھتا ہے:۔ "۱۹۱۹ء کی طرح آج بھی حقیقت یہی ہے۔ کہ جرمنی کا سوال سارے یورپ پر حاوی ہے.... بہر صورت یہی سوال ہے۔ جسے انجام کار فاتح اقوام کے خیالات اور مشوروں میں پہلا درجہ حاصل ہے۔" (۲۹ جولائی)

(۶)

جرمنی کا ذکر ایجنڈا میں کیوں نہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس بارہ میں چار بڑی طاقتیں ابھی تک متفق الآراء نہیں ہو سکیں۔ جرمنی کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور اقتصادی لحاظ سے بھی اس ملک کے ٹکڑے کر دینا بعض حصوں کو تباہ کر دینے کے مترادف ہے۔ مثال کے طور پر برطانوی حصہ خوراک کے لئے ہمیشہ ہی دوسروں کا دست نگر ہے۔ امریکن حصہ میں صنعت کی کمی ہے۔ وہ اس غرض کے لئے برطانوی حصہ کا مرہون منت رہے گا۔ ایک روسی حصہ ایسا ہے۔ جس میں خوراک بھی کافی بلکہ کافی سے زیادہ ہے۔ اور صنعت و حرفت کے لحاظ سے بھی اسے بیرونی امداد کی ضرورت نہیں۔ لیکن روس کی پالیسی یہ ہے۔ کہ چاروں حصے ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ ظاہر ہے کہ یہ روس کی خود غرضی پر دلالت کرتا ہے۔ اس بارہ میں "ٹائیمز" لکھتا ہے۔ "اس سوال پر روس اور مغربی حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ کے امکان کا دارومدار ہے۔ پیرس کانفرنس یہ ظاہر کر دے گی۔ کہ آیا روس کسی چھوٹے یا بڑے معاملہ میں تعاون کر سکتا ہے یا نہیں۔" (۲۹ جولائی) سمجھوتہ میں دیر کا ذکر کرتے ہوئے "ڈیلی میل" لکھتا ہے:۔ "دیر حد سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اور اس کی تمام تر ذمہ واری روس پر ہے روس کے رکاوٹیں پیدا کرنے کی سب سے بڑی مثال جرمنی کا مسئلہ ہے...... اس کی پالیسی کے باعث ہی سارا ملک تباہ ہو رہا ہے۔" (۲۹ جولائی) روس کی اس ضدی اور خود غرضانہ پالیسی کے باعث نہ صرف یہ کہ جرمنی کی حالت بگڑتی جا رہی ہے۔ بلکہ صلح کانفرنس کے ایجنڈا میں اس نہایت ہی اہم امر کا موجود نہ ہونا دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈال رہا ہے۔ روس شروع سے ہی اپنے مفاد کو مقدم رکھتا آیا ہے۔ اور اس غرض کے لئے اس کے نزدیک دوسری قوم کے حقوق یا دیگر ساری اقوام کے حقوق کو تلف کر دینا ایک ادنیٰ قربانی ہے۔

(۷)

مسٹر بائرنز نے ایک اور دانشمندانہ مشورہ بھی دیا ہے۔ گو ان کی رائے جداگانہ ہے۔ اور کسی حکومت نے ان کی تجویز کو قبول نہیں کیا۔ لیکن یہ تجویز بھی اسی دور اندیشی پر مبنی ہے۔ جس دور اندیشی کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المومنین نے دو سال قبل آئندہ جنگ کو روکنے کی تدابیر بیان فرمائی تھیں۔ مسٹر بائرنز نے کہا کہ وہ اس امر کی تحریک کریں گے۔ کہ پیرس کانفرنس میں سب متعلقہ اقوام کو شامل ہونے اور اپنا نقطہ نگاہ پیش کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ ان کو بھی جو سابقہ دشمن ہیں۔ "ڈیلی میل ۹ جولائی"

(اس کے بعد ۸ اگست کے اخبارات میں یہ خبر آئی ہے۔ کہ پانچ اقوام جو سابقہ دشمن تھیں انہیں کانفرنس میں اپنا نقطہ نگاہ بیان کرنے کا موقعہ دیا جا رہا ہے۔ یہ اقوام اٹلی۔ رومانیہ ہنگری۔ بلغاریہ۔ اور فن لینڈ ہیں۔ یہ خبر خوشکن ہے۔ خدا ان سیاستدانوں کو سمجھ دے۔ اور یہ جرمنی اور جاپان کو بھی شمولیت کا موقعہ دیکر دنیا کے امن کو قائم کرنے کا ذریعہ بنیں۔ آمین)

یہ حقیقت ہے کہ امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک دلوں میں کینہ اور سینوں میں بغض قائم ہے۔ جب تک خود غرضی اور ضد کی پالیسی موجود ہے۔ باہم رقابت اور عناد بھی باقی رہے گا۔ جب تک ظلم اور تعدی ہے۔ جنگ بھی ہوتی رہے گی۔ کسی قوم کے لئے سدا طاقت کی ضمانت نہیں کی جا سکتی۔ اب جو بڑی اقوام ہیں۔ کل وہی ادنیٰ سمجھی جائیں گی۔ انتقام کا جذبہ امن کا باعث نہیں بن سکتا۔ دنیا کو ایک تیسری اور ہولناک جنگ کی مصیبت سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ خواہ مخواہ ظلم کے دروازہ کو بند کیا جائے۔ انسانیت کی حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔ حق دار کو اس کا حق دیا جائے۔ اور ظالم پر محض اس وجہ سے ظلم نہ کیا جائے۔ کہ وہ دشمن تھا۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا (المائدہ آیت ۸) یعنی کسی قوم سے دشمنی تمہیں اس کے ساتھ بے انصافی پر آمادہ نہ کرے۔ پس اس اصول کو کام میں لانے سے ہی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ ورنہ ایک تیسری جنگ دروازہ پر کھڑی ہے۔

تجارت بیرونِ ہند

ہمیں اپنے ایک نمائندے کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ باہر چند ملکوں میں بکری بھیڑ گائے اور گھوڑے وغیرہ کی آنتوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور اس کے علاوہ گرم مصالحہ و کالی مرچ کی بھی کافی مانگ ہے۔ جو احمدی تاجر ان اشیاء کی تجارت کرتے ہوں۔ اور باہر بھجوا سکتے ہوں۔ وہ ہمیں اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو اس ملک کے متعلق معلومات بہم پہنچائی جا سکیں۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ کہ بیرون ہند تجارت کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بھی بہت زور دے رہے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس کی طرف توجہ فرمائیں اور تجارت بیرون ہند سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

(ناظر تجارت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمیونزم کی ابجد خدا اور مذہب کے انکار سے شروع ہوئی

از مکرم صلاح الدین صاحب ناصر تعلیم الاسلام کالج قادیان

کمیونسٹ اپنی تحریک کو کبھی بھی صحیح رنگ میں عوام کے سامنے پیش نہیں کرتے۔ چنانچہ جب سے روس میں کمیونزم کا دور دورہ شروع ہوا ہے۔ وہاں سب سے پہلی کوشش ہی یہ کی گئی ہے۔ کہ دنیا اس حکومت کے خدو خال کو اصلی رنگ میں نہ دیکھ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ ستائیس ۲۷ سال تک روس کے تین چار کروڑ مسلمانوں کو فریضہ حج ادا کرنے کے لئے بھی روس سے باہر جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ تا ان لوگوں کے ذریعہ دنیا کمیونزم کے صحیح حالات سے واقف نہ ہو جائے

کمیونزم جس فلسفۂ زندگی کا نام ہے۔ اس کی ابجد ہی خدا اور مذہب کے انکار سے شروع ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے عوام خصوصاً غریب طبقہ کے مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ کمیونزم صرف ایک اقتصادی فلسفہ ہے جو عوام کے روٹی کپڑے کا بہترین طور سے انتظام کرتا ہے۔ اور سرمایہ داروں کا دشمن ہے۔ حالانکہ واقعہ اس کے بالکل خلاف ہے۔ کمیونزم صرف ایک اقتصادی فلسفہ ہی نہیں۔ بلکہ خالص مادیت و الحاد پر مبنی پوری زندگی کا ایک مستقل لائحہ عمل ہے اور اس لائحہ عمل میں مذہب۔ خدا اور روحانیت کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اس فلسفہ کی بنیاد مادہ پرستی اور الحاد پر ہے اور یہ اسی نقطۂ نظر سے ساری دنیا کو دیکھتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء میں "کمیونسٹ پارٹی کے مینی فسٹو" پر تبصرہ کرتے ہوئے لینن نے لکھا تھا کہ یہ مینی فسٹو زندگی کا ایک بالکل جداگانہ تصور پیش کرتا ہے۔ اور وہ تصور یہ ہے کہ مادیت کو جامع طور سے تمام مسائل پر حاوی مانا جائے۔ اور انسانی معاشرت کا کوئی گوشہ زندگی کی اس مادی تعبیر سے خالی نہ رہنے پائے۔ (کارل مارکس سلیکٹڈ ورکس جلد اول ص۲۱)

کمیونزم کے فلسفے کی بنیاد ہی ہیگل کے تصوراتی یا روحانی فلسفے کے مقابلے میں مادیت سے شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ روس کا مشہور کمیونسٹ لیڈر رڈوار اسکی لکھتا ہے کہ کمیونزم کی مادی تعبیر کا دائرہ پوری انسانی زندگی پر پھیلا ہوا ہے اور انسانی تاریخ کے ماضی و حال کا کوئی گوشہ اس سے بچا ہوا نہیں۔"

(تھیسز آن کمیونسٹ مینی فسٹو ص۵)

کارل مارکس کو اعتراف ہے کہ میں نے ہیگل کے تصوراتی فلسفے کو الٹ کر ہر چیز کو مادہ پرستی کا جامہ پہنا دیا ہے۔ اور میرے نزدیک مادے سے آگے کسی چیز کا وجود نہیں ہر طرف صرف مادے ہی مادے کی کارروائی ہے۔" (کتاب کیپٹل صفحہ ۲۵ ماڈرن لائبریری نیویارک)

"پریسنٹ پولیٹیکل تھاٹس (عہد حاضر کے سیاسی افکار) امریکہ کے ایک مشہور مصنف ایف ڈبلیو کوکر کی تازہ ترین تصنیف ہے اس میں وہ لکھتا ہے:۔

" اگرچہ بظاہر کمیونزم کا فلسفہ ایک اقتصادی فلسفہ ہے۔ لیکن دراصل وہ انسان کی پوری ذہنی۔ تہذیبی اور معاشرتی زندگی کا ایک نظام پیش کرتا ہے اسی بناء پر کمیونسٹوں کو سب سے زیادہ فکر مذہب کی ہے وہ مذہب کو کمیونزم کے بنیادی اصول کے سراسر منافی سمجھتے ہیں۔ اور اپنے پروگرام کی تکمیل میں اسے زبردست رکاوٹ قرار دیتے ہیں۔ کمیونسٹ خود کسی مذہب کے قائل نہیں ہوتے۔ اور دوسرے کے مذہبی عقائد کو مٹا دینا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ روس میں کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کو خدا اور مذہب سے انکار کا حلف لینا پڑتا ہے اور وہاں کے آئین میں مذہبی عالموں اور معابد و مساجد کے پاسبانوں کو ووٹ کا حق بھی نہیں دیا گیا ہے۔ کمیونسٹ لیڈر مذہب کے سخت خلاف ہیں۔ وہ اسے جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دینا چاہتے ہیں"

(صفحہ ۱۷۸ و ۱۷۹)

مندرجہ بالا اقتباسات کی حقیقت کو اچھی طرح

ہم شکار کرتے ہیں۔ کاش ہمارے ملک کے نادان مولوی و مغرب زدہ نوجوان اندھا دھند اس تحریک کی تائید کرنے سے باز آئیں جو سراسر دہریت پر مبنی ہے۔ اور جسے مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی معرکۃ الآراء تقریر "اسلام کا اقتصادی نظام" میں فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ کمیونزم کا پیدا ہونا ایک سزا ہے۔ ان لمبے مظالم کی جو امراء کی طرف سے غرباء پر ہوتے چلے آئے تھے۔ لیکن اب بھی وقت ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ اور توجہ سے اپنے گذشتہ گناہوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ اپنی مرضی سے غرباء کو ان کے حقوق ادا نہیں کریں گے تو خدا اس سزا کے ذریعہ ان کے اموال ان سے لے لے گا۔ لیکن اگر اگر وہ توبہ کریں گے اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو یہ مہیب آفت جو ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے اسی طرح چکر کھا کر گزر جائے گی جس طرح آندھی ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف اپنا رخ موڑ لیتی ہے اب یہ تمہارا اختیار ہے کہ چاہو تو اللہ تعالیٰ کے اس محبت کے ہاتھ کو جو تمہاری طرف بڑھایا گیا ہے ادب کے ساتھ تھام لو۔ اور اپنے اموال کو غرباء کی بہبودی کے لئے خرچ کرو۔ اور اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو برداشت کر لو۔ اور اپنی دولت کو اپنے پاس رکھو جو کچھ دنوں بعد تم سے باغیوں اور فسادیوں کے ہاتھوں چھنوا دی جائیں گی" (ص ۱۰۵)

سیکرٹری صاحبان مال جماعت ہائے احمدیہ سے گذارش

احباب کے تبادلہ یا تبدیل سکونت کے باعث بعض اوقات بجٹ میں ترمیم ضروری ہوتی ہے۔ اس صورت میں سیکرٹری صاحب مال جماعت متعلقہ کا فرض ہے کہ وہ فوراً بجٹ میں ترمیم کے لئے دفتر بیت المال کو اطلاع کر دیا کریں۔ تاکہ بروقت ترمیم ہو سکے اور حساب درست رکھا جا سکے۔ بجٹ کی ترمیم کی درخواست کے ساتھ ضروری کوائف احتیاط سے ارسال کیا کریں۔ جو صاحب جماعت سے چلے جائیں یا نئے آکر شامل ہوں ان کے درست اور مکمل پتے سے دفتر بیت المال کو اطلاع دیا کریں۔ ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاش گمشدہ

دو لڑکے کوٹ احمدیاں سندھ سے بھاگ کر پنجاب آ گئے ہیں پہلے وہ مغلپورہ میں اپنے ایک رشتہ دار کے ہاں ٹھہرے۔ پھر وہاں سے بھاگ کر کہیں چلے گئے خیال ہے کہ وہ قادیان آئے ہیں۔ ان کا حلیہ وغیرہ یہ ہے۔ (۱) بڑے لڑکے کا نام محمد رفیق عمر ۱۲ سال۔ رنگ گورا۔ قد چھوٹا۔ بائیں کان کی کن پٹی قدرتی نہیں ہے۔ پنجابی اور سندھی بول سکتا ہے اردو نہیں جانتا۔ (۲) چھوٹا لڑکا کا نام محمد جمیل۔ عمر ۹ سال۔ رنگ کالا۔ قد درمیانہ۔ کپڑے پرانے معلوم ہوا ہے کہ وہ بہت اداس ہے۔ جن صاحب کو ان کا پتہ چلے براہ کرم وہ مجھے فوراً اطلاع کر دیں۔ مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

عید فنڈ کے متعلق احمدی احباب کا فرض

یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ ابتداء میں اس فنڈ میں عیدین کے موقعہ پر ہر ایک کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے اس مد کا چندہ وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ اب اس چندہ کی اہمیت کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

احباب اور عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ اس فنڈ میں پہلے کی طرح کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے کمانے والے سے وصول کیا جائے۔ سوائے غیر مستطیع احباب کے۔ وہ جو کچھ دیں قبول کر لیا جائے۔ یہ چندہ عید سے قبل گھروں پر جا کر وصول کیا جائے تو خاطر خواہ طریق پر وصولی ہو سکتی ہے۔ خیال رہے یہ فنڈ مرکزی ہے۔ اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔ ناظر بیت المال قادیان

ایجنسی چمن

چمن افغانستان کی طرف سے آمدہ مال کی سب سے بڑی منڈی ہے۔ یہاں پر قندھار سے اور اس کے گردونواح سے تازہ و خشک میوہ جات کے علاوہ خام کھالیں۔ اون۔ تمباکو زیرہ وغیرہ اشیاء آتی ہیں۔ اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تقسیم ہوتی ہیں جو دوست فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ ہمارے ایجنٹ متعین چمن سے خط و کتابت کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں افغانستان کی طرف مال بھجوانے کے لئے بھی ان سے خط و کتابت کریں ان کا پتہ مندرجہ ذیل ہے
(عبد الوحید صاحب معرفت ایم۔ اسمٰعیل اینڈ سنز۔ چمن۔ ناظم تجارت

شکریہ احباب

میری اکلوتی بیٹی نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ملک نصر اللہ خان صاحب کی اچانک موت پر جن احباب نے اظہار ہمدردی کے خطوط تحریر فرمائے ہیں میں چونکہ بوجہ ناسازی طبع فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ہذا میں تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں
(خاکسار ملک عنایت اللہ خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت

سندھ کے ایک باغ میں چند تجربہ کار مالیوں کی ضرورت ہے۔ جو محنتی اور دیانتدار ہوں۔ تنخواہ ۱۰۔۳۰ + ۱۵ روپے ہو گی۔ اس کے علاوہ ایک من غلہ ماہوار ملے گا۔ گریڈ ترقی سالانہ ۵۰۔ ۲۔ ۳۰ ہو گا۔ خواہشمند اپنی درخواستیں فوراً امیر جماعت احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ (ناظر امور عامہ)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۶۰۸ منکہ فضل دین ولد چوہدری جوان خان صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن کوٹ آغا ڈاک خانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے اراضی ۷۰ کنال واقع موضع کوٹ آغا بلا شراکت غیری قیمت ۱۰۰۰۰/- اور مکان وغیرہ ۵۰۰/- قرضہ جو میرے ذمہ ہے ۳۰۰۰/- باقی ۶۰۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی:۔ العبد: فضل دین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری رحمت علی گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا

ع ۹۵۷۸ منکہ نبی بخش ولد پیر دتہ صاحب قوم کشمیری پیشہ مزدوری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن کوٹ آغا قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد کوئی نہیں ہے صرف سالانہ مزدوری پر گزارہ ہے۔ جو مبلغ ۔۔۔ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔
العبد:۔ نبی بخش: گواہ شد۔ چوہدری شریف احمد: گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

جگر اور معدہ کے لئے نعمت

مرکب آیئن فسنتین کی مشین سے بنی ہوئی گولیاں جگر کے لئے اکسیر ہیں۔ جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہیں۔ مراق کے لئے بیحد مفید ہیں۔ معدہ۔ دل و دماغ اور جگر کو بہت تقویت دیتی ہیں۔ ایک روپیہ کی ۲۵ گولیاں صبح و شام ایک ایک گولی قبل از غذا پانی سے

طبیہ عجائب گھر قادیان

جوارش جالینوس معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے۔ اور بھوک خوب لگاتی ہے غذا کو بخوبی ہضم کر کے جزو بدن بناتی ہے۔ اور ریاح کو خارج کرتی ہے۔ علاوہ ازیں شباب کی زیادتوں اور بالوں کے وقت سے پہلے سفید ہونے کو روکتی ہے خوراک تین ماشہ صبح تین ماشہ شام ہمراہ پانی قبل از غذا۔ نہایت بیش قیمت اجزا کا قیمتی مرکب ہے۔ قیمت دو روپے چار آنے چھٹانک:۔ **طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان!**

جن احباب کے نام وی پی بھیجے گئے ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر انہیں وصول کر لیں۔ ورنہ بموجب قواعد اخبار بند کیا جائیگا۔ اور وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات اور ارشادات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے (مینیجر)!

ع ۹۶۲۳ منکہ عنایت النساء بیوہ سید زردار صاحب مرحوم قوم سادات عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن محلہ کوسمبی سونگھڑ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ہے۔ پانچ کٹھہ زرعی زمین واقع موضع کوسمبی سونگھڑہ میں ہے قیمت اندازاً ۔۔۔ سو روپیہ ہو گی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عنایت النساء موصیہ گواہ شد۔ سید محمود علی داماد موصیہ گواہ شد سید عبد الخالق کوسمبی۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال:۔

ع ۹۵۹۵ منکہ سردار بیگم زوجہ محمد شفیع قوم راجپوت بھٹی عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن چک ۹۱ ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند یکصد روپیہ زیور کوئی نہیں۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد یا میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ سردار بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ علی محمد اصحابی موصی۔ گواہ شد۔ محمد شفیع خاوند موصیہ نشان انگوٹھا

ع ۹۶۰۶ منکہ کمال دین ولد بوڑے خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بیعت خلافت ثانیہ ساکن ناصر آباد قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۷/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ماہوار تنخواہ معہ الاؤنس ۲۵/۰/۰ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ہو ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی:۔
العبد:۔ کمال الدین موصی گواہ شد:۔ برکت علی دار الفضل گواہ شد:۔ جلال الدین پسر میاں عبد الستار صاحب کشمیری مرحوم

قادیان میں ایک نئی صنعت

364

مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان نہایت مضبوط پائیدار اور عمدہ ٹوکے یعنی چارہ کاٹنے کی مشینیں تیار کر رہی ہے۔ جو نسبتاً ارزاں قیمتوں پر مل سکتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ حسب ضرورت ہم سے طلب کریں۔

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

لوکل سیلز ایجنٹ میسرز ظفر فرنیچر ہاؤس

ریلوے روڈ قادیان

ایک عظیم الشان تبلیغی سکیم

بفضلہ خدا ہمارے تبلیغی مشن یورپ امریکہ۔ افریقہ وغیرہ ممالک میں قائم ہیں۔ ان کو انگریزی تبلیغی لٹریچر کی سخت ضرورت ہے۔ ایسے اس کام میں مدد کرنے کے لئے اگر ہمارے احباب ہمکو صرف تین روپیہ روانہ کریں گے۔ تو ہم دس تبلیغی کتابوں کا رعایتی قیمت کا سیٹ جس مشن کو وہ چاہیں بذریعہ رجسٹرڈ روانہ کرینگے اسطرح ہمارے احباب کیطرف سے مشن کو تبلیغ کے کام میں سہولت ہوگی۔ اور ان کو تمام جہان میں تبلیغ کرنیکا ثواب حاصل ہوگا۔ اسکے علاوہ جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ ان کے نام کی ایک فہرست میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں ہر ماہ برائے دعا ارسال کیجایگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

هو الشافی

درد دندان کی انمول دوا دانتوں کے درد کیلئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کے شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہوں۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لاکر تسلی فرما سکتے ہیں بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپیہ ہے۔ خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرون اصحاب خرچ پیکنگ اور ڈاک کے ذمہ دار ہونگے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے فوراً درد جاتا رہتا ہے

ڈاکٹر عبد الرحیم دہلوی ممتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

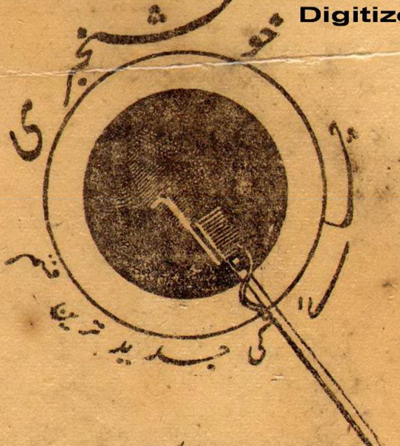

اسپاٹ برانڈ اصفہانی کی چائے میں تازہ ترین قسم کی چائے ہے اس وقت بہت شہرت پا رہی ہے۔ اس قسم میں ہر چائے جداگانہ خوشبو کی مالک ہے اور ویسک خوشبو کی دریافت چائے کی ریسرچ میں خاص محنت کا نتیجہ ہے۔

گرین اسپاٹ: گہرا رنگ اور دوار جلنگ آسام کی مجموعی خوشبو ملی ہوئی پنہاں، خوش ذائقہ اور مزیدار

یلو اسپاٹ: گہرے رنگ اور اعلیٰ قسم کی چائے سے جیسا آسام اور دوسرے علاقوں کی بہترین پیداوار ہیں

ریڈ اسپاٹ: عالمگیر شہرت یافتہ ہیں رنگ دار اور خوش ذائقہ۔ قیمتاً سستی پڑتی ہیں۔

اسپاٹ برانڈ

اصفہانی

بہترین چائے کا تاجر

ایم۔ ایم۔ اصفہانی۔ لمیٹڈ کلکتہ

حب جند کو دماغی عوارض کیلئے غیر معمولی مؤثر پایا

مکرمی محترمی جناب چوہدری نذیر احمد صاحب آف نیروبی۔ حال رخصتی قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں ایک لمبے عرصہ سے اعصابی اور دماغی عوارض میں مبتلا ہوں۔ کئی حکیموں سے علاج کروایا۔ آخر گذشتہ مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا کیا علاج کرا رہے ہو۔ عرض کیا مختلف اطباء سے علاج کروا رہا ہوں۔ لیکن چنداں فائدہ نہیں ہوا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ "حب جند" دواخانہ خدمت خلق سے حاصل کرکے استعمال کریں۔ یہ ایسی چیز ہے۔ جس نے پندرہ بیس سالہ اعصابی تکلیف والوں کو فائدہ دیا ہے۔

چنانچہ عاجز نے "حب جند" اسی دن سے شروع کردی اللہ تعالیٰ نے مجھے اعصابی دماغی اور بے خوابی کے عوارض سے نجات بخشدی اسکو ان عوارض کیلئے غیر معمولی مؤثر پایا۔ علاوہ ازیں اور دوائیاں بھی میں نے یہاں سے لی ہیں۔ نہایت خالص اور عمدہ تیار شدہ ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں علاوہ محصولڈاک اٹھارہ روپے عہ

ملنے کا پتہ } دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۱۴ اگست۔ حکومت ہند کے ٹیکسٹائل کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ جنوری اور اپریل میں کپڑے کی جو قیمتیں مقرر کی گئی تھیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

بیت المقدس ۱۴ اگست۔ یہودیوں کی نیشنل کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ یہودی حکومت فلسطین سے مکمل طور پر عدم تعاون کریں گے۔

کلکتہ ۱۴ اگست۔ دو امریکی جہاز سترہ ہزار ٹن امریکی گندم لے کر ہندوستان پہنچ گئے ہیں مرکزی حکومت نے اس میں سے تیرہ ہزار گندم بنگال کے لئے مخصوص کر دی ہے۔

طہران ۱۴ اگست۔ افغانستان کے جلاوطن بادشاہ امان اللہ خان کے بھائی سردار عنایت اللہ خان آج فوت ہو گئے آپ مدت سے طہران میں مقیم تھے۔

انقرہ ۱۴ اگست۔ حکومت روس نے ٹرکی سے درہ دانیال کے معاہدہ مانٹریو میں ترمیم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ حکومت ترکیہ نے اس کے جواب میں واضح کر دیا ہے کہ وہ کوئی ایسی شرط منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے جس سے اس کی خود مختاری اور آزادی کو صدمہ پہنچنے کا احتمال ہو۔

قاہرہ ۱۴ اگست۔ عرب وزرائے خارجہ نے مشترکہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ مسئلہ فلسطین کے متعلق برطانوی حکومت سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے ہر عرب ملک ایک نمائندہ لنڈن بھیجے۔ اس سلسلے میں عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ لنڈن کی مجوزہ گول میز کانفرنس میں عرب نمائندوں کی شرکت کا سوال اس وقت تک پیدا ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کانفرنس میں یہودی نمائندوں کو شریک کرنے کی تجویز واپس نہ لے لی جائے۔

کلکتہ ۱۴ اگست۔ بنگال لیجسلیٹو کونسل میں ایک ہندو ممبر نے ۱۶ اگست کو پبلک تعطیل قرار دینے کے خلاف بطور احتجاج تحریک التواء پیش کی۔ لیکن سپیکر نے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت نہیں دی اس پر کانگرسی ممبر واک آؤٹ کر گئے۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ لنڈن مسلم لیگ نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ نے اپنی سنگینوں کے سائے تلے ہندوستان کی عنان اقتدار ہندوؤں کے حوالہ کر دی ہے۔ لیکن حقیقتاً اس سے مسلمان زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ برطانیہ اور ہندو در اصل آگ سے کھیلنے لگے ہیں۔

بمبئی ۱۵ اگست آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نمائندوں کا ایک وفد سٹوڈنٹس ورلڈ کانگرس میں شریک ہوگا۔ جو عنقریب پراگ میں منعقد ہوگی۔

لاہور ۱۴ اگست سونا ۹۱/۶/۰ چاندی ۱۶۷/۰/۰ پونڈ ۶۶/۰/۰۔

امرتسر سونا ۹۳/۴/۰

لائلپور ۱۴ اگست گندم ۹/۱۰/۰ ۔ فارم ۹/۱۴/۰ ۔ گڑ ۲۳/۰/۰ تا ۲۵/۰/۰ شکر ۲۴/۰/۰ تا ۲۶/۰/۰ ۔ گھی دیسی ۱۹۲/۰/۰

واشنگٹن ۱۵ اگست۔ ایرانی سفیر نے بتایا کہ روسی فوجیں ایران کے شمال میں کا کیشیا کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔

لاہور ۱۴ اگست۔ حکومت پنجاب نے لاہور کے ہندو اخبارات پرتاپ، ملاپ اور پربھات کی ضمانتیں واپس کر دینے کا فیصلہ کیا ہے

پٹنہ ۱۴ اگست۔ بہار گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ سوائے فوڈ کنٹرول آرڈر کے اور کوئی مقدمہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت نہ چلایا جائے۔

شملہ ۱۴ اگست۔ دریائے ستلج میں پھر طغیانی آ گئی ہے۔ اور فیروزپور ہیڈ ورکس کے دائیں پشتے کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے گو ابھی تک بند نہیں ٹوٹا۔ لیکن صورت حالات بہت تشویش انگیز ہے۔

سری نگر ۱۴ اگست۔ شیخ محمد عبداللہ کے خلاف مقدمہ میں صفائی کی شہادتیں آج ختم ہو گئیں۔ مسٹر آصف علی ملزم کی طرف سے کل بحث کا آغاز کریں گے

لنڈن ۱۴ اگست برطانوی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جنوری ۱۹۴۷ء سے پانچ برس کے لئے کسی کو موت کی سزا نہ دی جائے۔ اگر یہ تجربہ ناکام رہا تو پھر سزائے موت بحال کر دی جائے گی

بمبئی ۱۵ اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے عارضی گورنمنٹ کی تشکیل کے متعلق مسٹر جناح کو خط لکھا تھا آج مسٹر جناح نے اس کا جواب بھیج دیا ہے جو دوپہر کو پنڈت نہرو کو مل گیا۔

امرتسر ۱۵ اگست۔ دو دنوں کی بحث تمحیص کے بعد سکھوں کے پنتھک بورڈ نے سردار نرنجن سنگھ گل کی صدارت میں دستور ساز اسمبلی میں شریک ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اس فیصلہ کی بڑی وجہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا وہ ریزولیوشن ہے۔ جو سکھوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں حال ہی میں پاس کیا گیا ہے۔ نیز کہا گیا ہے۔ کہ اگر دستور ساز اسمبلی میں ان نا انصافی کو دور نہ کیا جا سکا جو وزارتی سکیم میں سکھوں سے کی گئی ہے تو سکھ بلاتامل اسمبلی سے نکل آئیں گے۔ اور پھر ڈائرکٹ ایکشن کی مہم شروع کر دیں گے۔

واردھا ۱۵ اگست، مسٹر بصرت حیدر بوس نے ایک تقریر میں کہا۔ ملک میں فوجی ٹریننگ لازمی کر دینی چاہیئے۔ تاکہ آئندہ ہم بخوبی ملک کی حفاظت کر سکیں۔

مدراس ۱۵ اگست۔ مدراس اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے ۱۶ اگست کو اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرنے کی تحریک پیش کی ہے تاکہ مسلم لیگی ارکان لیگ کونسل کے فیصلہ کے مطابق ڈائرکٹ ایکشن ڈے منا سکیں اگر یہ تحریک منظور نہ ہو سکی تو ۱۶ اگست کو لیگ پارٹی اسمبلی سے غیر حاضر رہے گی۔

لکھنؤ ۱۵ اگست۔ یو۔ پی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کی رو سے ۱۹۴۲ء کی شورش میں ضبط شدہ زمینیں اور مکانات واپس کر دیئے جائیں گے۔

مدراس ۱۵ اگست وزیر اعظم مدراس نے بتایا کہ دو تین ماہ کے اندر صوبہ سے زمینداری سسٹم ختم کر دیا جائے گا۔

ضروری اعلان!

دواخانہ نور الدینؓ کی ——— ایک برانچ

آنے جانے والے احباب اور قادیان کے بیرونی محلہ جات کے دوستوں کی سہولت کے پیش نظر دواخانہ نور الدینؓ کی ایک برانچ کھول دی گئی ہے۔ یہ برانچ ریلوے روڈ پر ملحق بہ مکتبہ بشارات رحمانیہ ہے۔ اس برانچ کے انچارج مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مقرر ہوتے ہیں۔

ضرورتمند احباب

ہماری اس برانچ سے ہر وقت دواخانہ نور الدینؓ کے مرکبات مقررہ نرخوں پر حاصل کر سکتے ہیں۔

مینجر دواخانہ نور الدینؓ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah